

## 66652-کیا نورکھات و تردو تشدید اور ایک سلام کے ساتھ ادا کرنے جائز ہیں؟

### سوال

مسجد میں جماعت کے ساتھ انکھی نور کھت جس کی آٹھویں رکعت میں تشدید پہلی اور نویں میں دوسری تشدید کے بعد سلام پھیر کر ادا کرنے کا حکم کیا ہے، کیونکہ بعض اسے بدعت قرار دیتے ہیں؟

گزارش کے ہے حکم بادلیں اور متقدم اور متاخرین علماء کرام کے اقوال کے ساتھ ذکر کریں۔

### پسندیدہ جواب

نماز تراویح میں افضل تو یہ ہے کہ گیارہ رکعت ادا کی جائیں، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک اور باقی دوسرے ایام میں ادا کیا کرتے تھے، اور یہ دو دور رکعت کے کے ادا کی جائیں، اور پھر تین رکعت ادا کر کے اسے وتر بنایا جائے۔

لیکن اگر نماز ان رکعت سے زیادہ یا کم ادا کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن افضل اور سنت گیارہ رکعت میں، جیسا کہ سوال نمبر (9036) کے جواب میں بیان ہو چکا ہے۔

اور جس صورت کے متعلق سوال میں دریافت کیا گیا ہے وہ وتر ادا کرنے کا ایک طریقہ ہے۔ جب عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں کا بیان تھا :

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نور کھت انکھی ادا کرتے اور صرف آٹھویں رکعت میں بیٹھتے اور اللہ کا ذکر اور اس کی حمد بیان کرتے اور اللہ سے دعا کرتے اور پھر سلام پھیرے بغیر ہی اٹھ کر نویں رکعت ادا کرتے اور پھر بیٹھ کر اللہ کا ذکر اور اس کی حمد بیان کرتے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کر کے سلام پھیرتے جو کہ ہمیں سنائی دیتی۔"

صحیح مسلم حدیث نمبر (746)۔

ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر ادا کرنے کی اقسام بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں :

"پانچویں قسم : نور کھات : ان میں سے آٹھویں رکعت کے علاوہ نہیں بیٹھتے تھے، اور آٹھویں میں بیٹھ کر اللہ کا ذکر اور اس کی تعریف اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے کے بعد سلام پھیرے بغیر ہی اٹھ کھڑے ہوتے اور نویں رکعت ادا کر کے تشدید بیٹھ کر سلام پھیرتے اور اس سلام کے بعد بیٹھ کر دو رکعت ادا کرتے" انتہی

دیکھیں : زاد المعاد لابن قیم : (317/1)۔

اور بعض لوگوں کا نیا ہے کہ یہ احادیث صحیحین کی مندرجہ ذیل حدیث کے معارض ہیں جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"رات کی نمازو دو (رکعت) ہے"

حالانکہ ایسا نہیں، کیونکہ یہ حدیث توقیم الیل کے متعلق ہے، اور جو صورت ہم نے ذکر کی اور سوال میں بھی ہے وہ تو نمازو ترکی ایک صورت ہے۔

ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کی ادائیگی کی انواع اور صورتوں کو ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں :

"اور صحابہ کی سب احادیث صریح ہیں ان کی معارض نہیں، اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے ساتھ رد کیا جاتا ہے :

"رات کی نمازو دو دو ہے" یہ حدیث صحیح ہے، لیکن جس نے یہ فرمایا ہے اسی نے ہی نو، سات، پانچ واتر بھی ادا کیے ہیں، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سنتیں حق ہیں جو ایک دوسرے کی تصدیق کرتی ہیں، لہذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کی نماز کے متعلق دریافت کرنے والے سائل کو بتایا کہ رات کی نماز "دو دو ہے" اور سائل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وتر کے متعلق سوال نہیں کیا تھا.

اور ہر مسئلہ سات، پانچ، نو، اور ایک کا تواریخ و ترکی نماز ہے، اور پہلی ادا کردہ میں سے ایک علیحدہ رکعت یا پھر اکٹھی نو یا پانچ یا سات رکعت کا نام و ترہ ہے، جیسا کہ اکٹھی تین رکعت کا نام مغرب کی نماز ہے، لہذا اگر گیارہ رکعات کی طرح پانچ، یا سات رکعت دو سلام کے ساتھ مفصل اور علیحدہ ادا کی جائیں تو اکٹھی علیحدہ رکعت کا نام و ترہ ہو گا، جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"رات کی نمازو دو دو ہے، لہذا جب تم میں کسی ایک کو صحیح ہونے کا خدشہ ہو تو وہ ایک رکعت و تر ادا کرے جو پہلی نماز کو وتر بنادے گی"

تو اس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول اور فعل متفق ہو گئے اور ایک دوسرے کی تصدیق کی دی "انتہی

دیکھیں : اعلام المؤمنین (2/424-425).

اور سوال نمبر (52875) کے جواب میں بیان ہو چکا ہے کہ نمازو تر رات کی نماز میں شامل ہوتی ہے، لیکن یہ کیفیت میں مختلف ہے.

تو اس بنابر نما تراویح نور رکعت اکٹھی اور ایک سلام کے ساتھ ادا نہیں کی جائیں گی، بلکہ جو اس کیفیت میں ادا کی جائیگی وہ نمازو تر ہو گی.

واللہ اعلم.